Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۲۶ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۲۶ اپریل ۱۹۸۰ء	نمبر ۹۴

اخبار احمدیہ

اسلام آباد ۲۴ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح بذریعہ ٹیلیفون موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت پر بیماری کا اثر ابھی ہے لیکن طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ شافی مطلق مولا کریم کے آستانے پر سجدہ ریز رہیں کہ وہ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کے عالمگیر دینی منصوبوں میں اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازے اور ہر گام اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔

○ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۳۰ مئی ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ و بچی نے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا ایک ایسی جماعت پیدا ہونی چاہیئے جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۸۰ء)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں سے خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آوے

جب تک تمام اخلاق فاضلہ کسی میں فرداً فرداً موجود نہ ہوں متقی نہیں بن سکتا

ارشاد باری تعالیٰ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الاعراف ۔ ۳۶)

ترجمہ۔ اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں۔ اسی طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں تو ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔ اور نہ وہ ماضی کی کسی بات پر غمگین ہوں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے۔ جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔"

(البدر مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۰۳ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ / جمادی الثانی ۱۴۰۰ ھ
۲۶ / شہادت ۱۳۵۹ ہش

انسان کے لئے وجۂ فضیلت ۔ علم و معرفت میں کمال

یوں تو اپنی نوع یعنی بشریت کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں اور انسانی شرف کے سب یکساں مستحق ہیں لیکن اپنی محنت اور کوشش کے نتائج و ثمرات کے لحاظ سے بعض کا بعض پر فضیلت حاصل کرنا بھی مسلّم ہے۔ ہر چند کہ یہ فضیلت شرفِ انسانی میں مساوات پر اثر انداز نہیں ہوتی تاہم بعض لحاظ سے بعض کے دوسروں سے افضل ہونے سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا جہاں تک اِس جزوی فضیلت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا لحاظ رکھنے کی تعلیم دی ہے اور اس کا لحاظ نہ رکھنے کو خلافِ ادب قرار دیا ہے۔ اسی لئے جو امور وجۂ فضیلت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ایک امر ظاہر و باہر ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور دنیا کی دوسری زینتیں حاصل کرنے اور جائز حد تک ان سے استفادہ کرنے سے منع نہیں کیا تاہم انہیں وجۂ فضیلت بھی قرار نہیں دیا یعنی یہ کہ کسی کا مالدار اور صاحبِ ثروت ہونا اُس کے لئے وجۂ فضیلت نہیں ہو سکتا جنہیں اُس نے وجۂ فضیلت قرار دیا ہے وہ اور ہی چیزیں ہیں اور فی الوقت اُنہی میں سے ایک وجۂ فضیلت پر روشنی ڈالنا ہمارے مدّنظر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس وجۂ فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔
(الزمر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ تُو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علم والے لوگ اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ بہر حال اہلِ علم کو جاہلوں پر فضیلت حاصل ہے اور ان کی اس فضیلت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

جہاں تک مال و دولت اور دنیوی ثروت و وجاہت کے وجۂ فضیلت نہ ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا قارون کے تعلق میں ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی بے اندازہ دولت اس کے لئے قطعاً کسی فضیلت کا باعث نہ تھی اور یہ بات اُس زمانہ کے اہلِ علم پر اچھی طرح واضح تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ۝ (القصص آیات ۸۰، ۸۱)

ترجمہ:۔ (قارون کی دولت اور شان و شوکت سے مرعوب ہو کر) وہ لوگ جو دُنیا کی زندگی کا سامان چاہتے تھے بول اُٹھے اے کاش! ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ اس کو تو دُنیا کا بہت بڑا حصہ ملا ہے۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ بولے تمہارا ستیاناس، اللہ کی طرف سے ملنے والی جزا تو مومن اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والے کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے اور یہ درجہ صرف صبر کرنے والوں کا گروہ ہی پاتا ہے۔

اس آیت سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ مال و دولت انسان کے لئے وجۂ فضیلت نہیں بلکہ وجۂ فضیلت ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ وہاں ساتھ ہی جاہلوں پر اہلِ علم کی فضیلت بھی واضح ہے۔ کیونکہ مال و دولت کو وجۂ فضیلت سمجھنے والے وہی لوگ تھے جو بے علم اور جاہل تھے اور اس کے بالمقابل مال و دولت کو نہیں بلکہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کو وجۂ فضیلت قرار دینے والے وہی لوگ تھے جو علم والے تھے۔ سو اس سے صاف عیاں ہے کہ جاہلوں پر عالموں کو بہر طور فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ پھر یہی نہیں اللہ تعالیٰ اہلِ علم کی اس فضیلت کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (المجادلہ آیت: ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ ان کو جو مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

انسان کے حق میں علم کے وجۂ فضیلت ہونے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ مختلف قسم کی استعدادیں انسان کو اسی لئے دی گئی ہیں کہ وہ علم حاصل کرے اور ایسی باتوں کی پیروی نہ کرے جن کا اسے کوئی علم نہ ہو اور اس کی حکمت سے وہ آگاہ نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ (بنی اسرائیل آیت: ۳۷)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب) جس بات کا تجھے علم نہ ہو اُس کی اتباع نہ کیا کر۔ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تجھ سے) پوچھا جائے گا (کہ تُو نے ان خُداداد استعدادوں سے فائدہ اُٹھا کر علم کیوں نہ حاصل کیا)۔

علم و حکمت کے حصول کی اِس ترغیب اور اس کے لئے ہر ممکن جد و جہد بروئے کار لانے کی اس تلقین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کے حصول کے ایک اور خاص پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ پہلو یہ ہے کہ حقیقی علم جسے معرفت سے تعبیر کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا کیا جاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے یہ حقیقی علم عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ (البقرہ آیت: ۲۷۰)

ترجمہ:۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی ہو تو (سمجھو کہ) اسے ایک بہت ہی نفع رساں چیز مل گئی۔

اس سے ظاہر ہے کہ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ کے خُدائی قانون کے تحت کچھ نہ کچھ کتابی علم تو انسان ذاتی جد و جہد سے بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن وہ حقیقی علم جسے معرفت سے تعبیر کیا جاتا ہے خُدا تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علمی مجاہدہ کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ مومن علم حقیقی کے حصول کے لئے خُدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے بھی کام لیں تاکہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر انہیں حقیقی علم عطا کرے اور وہ صحیح معنوں میں عالم بن سکیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دو خاص دعائیں سکھائی ہیں۔ وہ دونوں دعائیں بھی جاہلوں پر عالموں کی فضیلت کی آئینہ دار ہیں کیونکہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے جاہلوں میں شمار ہونے سے بچنے کی دُعا سکھائی ہے اور دوسری دُعا میں اُس نے مومنوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ صرف حصولِ علم کے لئے ہی دعا نہ کریں بلکہ یہ دُعا زندگی بھر مانگتے چلے جائیں کہ خُدا تعالیٰ ان کے علم کو بڑھاتا رہے اور وہ علم کے میدان میں مسلسل ترقی کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ جہالت سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی ہے:۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ (البقرہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ میں (اس بات سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں شامل ہوں۔

اور علم میں مسلسل اضافہ کی دُعا سکھلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ (طٰہٰ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔

ان سب آیات قرآنی سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم کو انسانوں کے لئے وجۂ فضیلت قرار دینا، حصولِ علم کی ترغیب دلانا اور پھر علم حقیقی کے حصول اور اس میں مسلسل اضافہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا اس امر پر دال ہے کہ مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ جاہلوں میں شمار ہونے سے بچیں اور علم اور معرفت میں کمال حاصل کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں۔ ان کے لئے یہ ضروری بلکہ از بس ضروری ہے کہ علم اور معرفت کے میدان میں ان کا قدم ہر آن آگے ہی آگے بڑھتا رہے ٭

درخواست دُعا

خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد احسن اختر کو ناک میں تکلیف ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد ارشد کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تجارتی سفر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب - اسلام آباد

سولہ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندانی پیشہ تجارت کو اپنایا۔ آپ کے پاس اپنا کوئی ذاتی سرمایہ نہ تھا چنانچہ آپ نے دوسروں کی شراکت میں تجارت کا کام شروع کیا۔ بعض اوقات آپ اجرت پر بھی لوگوں کا تجارتی مال ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے۔ سرزمین حجاز کے اندر طائف اور مدینہ تک آپ تجارت کی غرض سے تشریف لے جاتے رہے اور حجاز کے باہر آپ یمن - شام اور بحرین تک بھی تشریف لے گئے۔

یمن کے تجارتی سفر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا تجارتی سفر اپنے چچا زبیر بن عبدالمطلب کے ساتھ یمن کی طرف کیا۔ اس سفر کی تفصیل کا علم نہیں کیونکہ بعض مؤرخین نے اسی سفر کی تردید بھی کی ہے تاہم مکہ کی ایک رئیس خاتون (حضرت) خدیجہ رض بنت خویلد (جو بعد میں آپ کے حرم میں آئیں اور ام المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا مشہور ہوئیں) نے آپ کو اپنا تجارتی مال دے کر یمن میں دو مرتبہ بھیجا۔ حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی تصدیق کی ہے کہ یمن کے ایک تجارتی شہر جرش میں آپ دو مرتبہ تشریف لے گئے اور ہر دفعہ حضرت خدیجہ رض نے معاوضہ میں ایک اونٹ دیا۔

یمن کے تاریخی حالات:

یمن کا صوبہ جو بحر ہند اور بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے عرب میں سب سے زیادہ سرسبز و شاداب اور نہایت زرخیز ہے۔ معین سبا اور حمیر کی عظیم الشان سلطنتیں اسی قطعہ زمین پر قائم ہوئی تھیں یمن کے سواحل ہندوستان اور حبشہ کی پیداوار کی منڈی تھے ہندوستان کا سر و سامان سمندر کے راستے یمن کے تجارتی مرکزوں میں پہنچ سکتا تھا وہاں سے عربی سامان تجارت شامل ہو کر قافلوں کے ذریعے خشکی اور بحری راستوں سے شام اور نصیبین اور وہاں سے انطاکیہ یا دمشق چلا جاتا تھا۔

حضرموت میں سوق الرابیہ کے نام سے ایک بازار لگتا تھا۔ اور اس کے متصل شہر مہرہ میں دوسرا بازار لگتا تھا جہاں مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تجار خرید و فروخت کرتے تھے۔ عاد اور ثمود کے قبائل کا اصلی مسکن یہی تھا عاد کا قبیلہ یہاں سے ہٹ کر احقاف میں بس گیا۔ ثمود حجاز کے پار چلے گئے۔

عہد قدیم میں حضرموت اور نجران کے درمیان عاد ارم کا مشہور قبیلہ آباد تھا۔ قوم عاد کی طرف ان میں سے حضرت ہود نبی بن کر مبعوث ہوئے۔ قوم عاد نے حضرت ہود کی تعلیمات کو توجہ سے نہ سنا اور استہزاء اور تکذیب کی خدا تعالیٰ نے ان پر تیز آندھی کی شکل میں عذاب نازل کیا۔ قوم عاد کے عالی شان مکان تباہ ہو گئے اور آثار آبادی ریت کے ٹیلوں میں دب گئے اور یہ علاقہ "الاحقاف" کہلایا یعنی ٹیلے ہی ٹیلے ہو گئے۔

سبا قوم کا مرکز یمن کا مشرقی حصہ تھا جو بہت ہی سرسبز و شاداب تھا۔ یہ ایک مشہور تجارتی قوم تھی۔ بحری اور بری راستوں پر اس قوم کا تجارتی اثر و رسوخ تھا یہاں کثرت سے سونے اور جواہرات کی کانیں تھیں قرآن مجید میں اس علاقے کو باغات کا علاقہ کہا گیا ہے۔ خوشبودار مصالحوں اور خشک پھلوں کی تجارت یہاں عام تھی اس قوم کی تباہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قریب ہوئی تھی اس قوم کی عملی حالت بہت ابتر ہو گئی تھی فسق و فجور اور شرک میں بہت بڑھ گئے تھے۔ سورہ النمل میں حضرت سلیمان کے ایک تبلیغی خط کا ذکر آتا ہے جو حضرت سلیمان نے ملکہ سبا (بلقیس) کو لکھا تھا اس میں ایک پیشگوئی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا کے مختلف حکمرانوں کو تبلیغی مکتوبات تحریر فرمائیں گے چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد حضور نے قیصر و کسریٰ کے حکمرانوں۔ حبشہ کے نجاشی۔ مصر کے مقوقس، چین کے شہنشاہ اعظم اور کئی اور حکمرانوں اور فرمانرواؤں کو تبلیغی خطوط تحریر فرمائے۔

یمن میں بلاد احقاف اور عسیر کے درمیان ایک مختصر سی آبادی تھی جسے نجران کہتے ہیں اسلام سے کچھ پہلے روم و حبشہ کی کوشش سے یہاں عیسائیت پھیل گئی۔ یمن کی یہودی حکومت نے ان عیسائیوں کو بالجبر یہودی بنانا چاہا لیکن روم اور حبشہ جو عیسائی ہمسایہ حکومتیں تھیں وہ برابر حمایت کرتی رہیں۔ نجران میں ایک بہت شاندار کلیسا بھی تعمیر ہوا تھا۔ یمن کی مرکزی حکومت نے نجران پر حملہ کر دیا۔ لوگ قلعہ بند ہو گئے شہر کا محاصرہ کر لیا اور جب شہر فتح ہو گیا تو گڑھوں میں آگ دہکائی اور ایک ایک کر کے عیسائیوں کو بلوایا جس نے یہودیت قبول کرنے سے انکار کیا اس کو نذر آتش کر دیا قرآن مجید میں اصحاب الاخدود کے نام سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۹ھ میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔

قرآن مجید میں قوم تبع سے مراد بھی یہی یمن کی اقوام ہیں۔ یمن پر تقریباً ستر سال اہل حبشہ قابض رہے جن کو آخر کار اہل فارس نے نکال دیا اور خود قبضہ کر لیا۔ ظہور اسلام کے وقت اہل فارس کی طرف سے باذان یہاں کا گورنر تھا جو ۷ھ میں مسلمان ہو گیا بقیہ یمن میں زیادہ تر یہودی تھے۔ ۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض، معاذ بن جبل رض اور ابوموسیٰ اشعری رض کو (جو اصلاً یمنی تھے) دعوت اسلام کے لئے یمن بھیجا۔ ہمدان یمن کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ سارا قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد تمام قبائل یکے بعد دیگرے اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے اور ان کے وفود مدینہ منورہ میں آ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں باریاب ہوئے۔ ۱۱ھ کے شروع میں یمن میں اسود بن کعب عنسی نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ اسود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی فیروز نامی ایک شخص کے ہاتھوں مارا گیا۔

نجد اور تہامہ کے تجارتی سفر

حجاز سے مشرق میں وسط عرب میں نجد ایک سرسبز و شاداب اور زرخیز قطعہ ملک ہے اور تین اطراف سے بے آب و گیاہ صحراؤں سے گھرا ہوا ہے۔ نجد عرب کے مشہور قبیلے بکر بن وائل کا مسکن تھا۔ کلیب جس سے بڑھ کر جاہلیت کے زمانہ میں عربوں کے نزدیک کوئی معزز نہیں۔ اسی قبیلہ کا سردار تھا۔ تہامہ وہ حصہ زمین ہے جو حجاز کا یمن کی طرف جنوبی حصہ ہے اور نشیب و پست ہے۔

نجد کے پھول، گھوڑے اور اونٹ مشہور تھے ہر قسم کے میوے یہاں کثرت سے پیدا ہوتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارتی اغراض سے نجد بھی تشریف لے گئے۔ بعد میں ۴ھ میں غزوہ ذات الرقاع پر بھی حضور اسی علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔

اسی طرح عرب میں مختلف مقامات پر جو بازار قائم تھے ان میں حباشہ کا ذکر بھی ملتا ہے جو تہامہ میں واقع ہے طبری نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک دوسرے قریشی کو تہامہ کے بازار حباشہ میں تجارت کے لئے معاوضہ پر بھیجا۔

بحرین کے تجارتی سفر

قدیم زمانے میں قبائل طسم اور جدیس خلیج فارس کے سواحل پر یمامہ، بحرین اور عمان میں آباد تھے۔ یونانیوں اور رومیوں نے عرب تجارت پیشہ قوموں میں یہاں کے باشندوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ان کی تجارت ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی۔ یمامہ اور بحرین کے قدیم قبائل کی تباہی کے بعد ایک مدت تک یہاں ویرانی رہی۔ حتیٰ کہ اسماعیلی اور قحطانی عربوں نے یہاں کا رخ کیا۔ ربیعہ اسماعیل کی ایک شاخ عنزہ بن اسد اور کہلان قحطانی کی بعض اولادوں نے بحرین پر اور بنو حنیفہ (جو بکر بن وائل کی ایک شاخ تھی) نے یمامہ پر قبضہ کر لیا۔ عمان کا علاقہ عمان بن قحطان یا عمان بن لوط کی طرف منسوب ہے۔ قبیلہ ازد جن کو اسد بھی کہتے ہیں قبل از اسلام اس کی ایک شاخ عمان میں آباد تھی۔ عمان اور بحرین کے سواحل پر موتی کی کانیں تھیں جہاں ہر سال ہزاروں غواص دریا سے موتی نکالتے تھے۔

تاریخی شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اغراض کے لئے ان علاقوں میں بھی تشریف لے گئے۔ عہدِ نبوت میں جس سال آپؐ کی خدمت میں عرب کے تمام دور دراز مقامات سے وفود آئے ان میں جب بحرین سے عبد القیس کا وفد آیا تو آپ نے بحرین کے ایک ایک مقام کا نام لے کر وہاں کا حال پوچھا۔ لوگوں نے تعجب کیا اور پوچھا کہ آپؐ ہمارے ملک کا حال ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"میں نے تمہارے ملک کی
خوب سیر کی ہے۔"

(مسند احمد)

ظہور اسلام کے وقت بحرین — اہلِ فارس کے قبضہ میں تھا اور ان کی طرف سے ایک عرب خاندان نائب حکومت تھا اور یمامہ بدستور بنو حنیفہ کے ہاتھ میں تھا۔ بحرین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو گیا اور یمامہ ایمان لا کر مرتد ہو گیا اور آخر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں ایک جنگ عظیم کے بعد مطیع ہو گئے۔

شام کا تجارتی سفر

۳۲ ق ھ میں بیس سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی طرف ایک سفر کیا آپؐ کے ہمراہ حضرت ابوبکر بھی تھے اس سفر نے حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمر بھر کا رفیق بنا دیا۔ چنانچہ بعد میں قبول اسلام کیلئے حضرت ابوبکرؓ کو کسی اعجاز کی ضرورت نہ پڑی۔ تجارتی شراکت کی وجہ سے وہ خوب جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راست باز اور امین ہیں اس لئے آپؐ پر ایمان لانے میں ابوبکرؓ سب پر سبقت لے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارتی سفروں کے دوران دیانت و امانت۔ لیاقت سچائی۔ حسنِ خلق کا خوب شہرہ ہوا جس کی وجہ سے مکہ والے آپؐ کو "امین" اور "صادق القول" کے القاب سے یاد کرنے لگے۔ مکہ کے قبیلہ بنو اسد کی ایک معزز خاتون خدیجہؓ بنت خویلد قریشی میں ایک مالدار عورت تھیں اور دو بار بیوہ ہو چکی تھیں وہ اپنے کارندوں کے ہاتھ یمن، بحرین اور شام کی طرف مال تجارت روانہ کیا کرتی تھیں۔ آپؐ کی شہرت سن کر انہوں نے اپنے بھتیجے خزیمہ کو آپؐ کے پاس بھیجا کہ آپؐ ان کا مال تجارت لے کر شام کی طرف جائیں اور بطور کارندہ خدمات تجارت سرانجام دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے مشورہ کے بعد پیشکش کو قبول فرمایا اور ایک مقررہ معاوضہ پر حضرت خدیجہؓ کا مالِ تجارت لے کر شام کو روانہ ہوئے آپؐ کی خدمت کے لئے حضرت خدیجہؓ نے اپنا ایک غلام میسرہ بھی ساتھ بھیجا۔ غالباً حضرت خدیجہؓ کے ایک عزیز خزیمہ بن حکیم بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔

اس سفر کے دوران ایک نسطورا راہب نے آپؐ کے نبی موعود ہونے کی پیشگوئی کی۔ اس سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت اور برکت اور دیانت داری کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت منافع ہوا۔ مکہ واپس آکر آپ نے خدیجہؓ کو پائی پائی کا حساب دے دیا اور اپنا معاوضہ لے کر گھر چلے آئے۔

رشتے کی پیشکش:

حضرت خدیجہؓ آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ سے پہلے ہی متاثر تھیں سفر سے واپسی پر ان کے غلام میسرہ اور بھتیجے نے آپؐ کی راستبازی۔ دیانتداری، محنت اور لیاقت، بلندیٔ اخلاق اور خوش معاملگی کی بہت تعریف کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ نکاح کرنے کی پیشکش کی جسے آپؐ نے اپنے چچا ابو طالب سے مشورہ کے بعد قبول فرمایا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی۔

شام کے علاقوں کا تعارف:

شام کے سفروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ان راہوں سے بھی ہوا جہاں بنی اسرائیل کے انبیاءؑ مختلف وقتوں میں مبعوث ہوتے رہے اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد میں وحی کے ذریعہ اطلاع دی اور آئندہ رونما ہونے والے حالات سے بھی مطلع فرمایا۔

حجاز اور شام کے درمیان ایک وادی میں قوم ثمود رہتی تھی جس کا نام اس زمانہ میں وادی القریٰ تھا۔ ثمود کے ملک کا دار الحکومت حجر تھا یہ شہر اس قدیم راستہ پر واقع ہے جو حجاز سے شام کو جاتا ہے اور اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کے نام سے "مدائنِ صالح" کہلاتا ہے قوم ثمود نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو بہت تنگ کیا جس کے بعد ان لوگوں کی املاک، اور اموال اور تجارتیں زلزلہ کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔

حضرت لوطؑ اور حضرت شعیب علیہم السلام کی قومیں بھی انہی راستوں پر آباد تھیں۔ حجر کے مقابل مغرب کی جانب بحر احمر کے ساحل پر شہر مدین آباد تھا جو حضرت موسیٰؑ کا دار الہجرت اور حضرت شعیبؑ کا وطن اور مدیانیوں کا پایۂ تخت تھا۔ اصحاب الایکہ حضرت شعیبؑ کی قوم کا نام تھا۔ ان تینوں اقوام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر میں کیا ہے۔ انبیاءؑ کے جھٹلانے کے نتیجہ میں ان علاقوں پر تباہی آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان سے فرمایا ہے کہ:۔

ان قوموں کے تباہ شدہ
مقامات کے پاس سے
اگر گزریں تو دردمند دل کے
ساتھ گزریں۔

نتائج و اثرات

صادق اور امین کا خطاب:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تجارتی سفروں میں آپؐ کی دیانت و امانت۔ راستبازی، خوش معاملگی۔ خداداد قابلیت اور غیر معمولی محنت کی وجہ سے رفتہ رفتہ آپؐ کی شہرت دور تک پھیل گئی اور ساری قوم نے متفقہ طور پر "صادق" اور "امین" کا خطاب دیا جس کی پیشگوئی کتب سماویہ میں پہلے سے موجود تھی۔ مکاشفہ یوحنا میں آپؐ کے بارے میں لکھا ہے:۔

"وہ امین صادق کہلاتا
ہے اور اس کا ایک نام
لکھا ہوا ہے جسے اس
کے سوا اور کوئی نہیں جانتا"

(مکاشفہ یوحنا باب ۱۹-۱۱)

دراصل ان سفروں میں آپؐ کا جن لوگوں سے بھی معاملہ پڑا سب نے ہی آپؐ کو بے حد "امین" "صادق القول"۔ "راست کردار" اور "خوش معاملہ" پایا۔ سائبؓ ایک صحابی تھے۔ جب ایمان لائے تو بعض لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی تعریف بیان کی آپؐ نے فرمایا۔ میں سائبؓ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ سائبؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ ایک مرتبہ تجارت میں میرے ساتھ شریک تھے آپؐ نے معاملہ ہمیشہ صاف رکھا قیس بن سائبؓ مخزومی ایک اور صحابی بھی آپؐ کے شریک تجارت تھے وہ بھی انہی الفاظ میں آپؐ کے حسنِ معاملہ کی شہادت دیتے ہیں۔

ایک اور صحابی حضرت عبد اللہ بن ابی الحمساءؓ بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے سے پہلے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید و فروخت کا کوئی معاملہ کیا تھا۔ کچھ معاملہ ہو چکا کچھ باقی تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ پھر آؤں گا۔ اتفاق سے تین دن تک مجھ کو اپنا وعدہ یاد نہ رہا۔ تیسرے دن جب وعدہ گاہ پر پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ منتظر پایا لیکن اس خلافِ وعدہ پر آپؐ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خطاب کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"عرب کی تاریخ بتاتی ہے
کہ عرب لوگ ہر نسل میں کبھی
کسی آدمی کو یہ خطاب نہیں
دیا کرتے تھے بلکہ عربوں کی سینکڑوں
سال کی تاریخ میں صرف ایک
ہی مثال محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ملتی ہے کہ
آپؐ کو اہلِ عرب نے امین اور
صدیق کا خطاب دیا......
امین کی امانت اور اس کا صدق
دونوں اتنے اعلیٰ درجہ کے
تھے کہ ان کی مثال عربوں کے
علم میں کسی اور شخص میں نہیں
پائی جاتی تھی۔ عرب اپنی باریک
بینی کی وجہ سے دنیا میں ممتاز
تھے پس جس چیز کو وہ نادر
قرار دیں وہ یقیناً دنیا میں
نادر ہی سمجھے جانے کے قابل تھی"

(بحوالہ دیباچہ تفسیر القرآن)

ہندوستان میں مسز اینی بیسنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بانی اور بڑی مشہور عورت لکھتی ہے:۔

"پیغمبر اسلام کی جس بات
نے میرے دل میں ان کی عظمت
و بزرگی قائم کی ہے وہ ان کی
صفت تھی جس نے ان کے
ہموطنوں سے الامین (بڑا
دیانتدار) خطاب دلوایا۔ کوئی
صفت اس سے بڑھ کر نہیں
ہو سکتی۔"

(تاریخ اسلام حصہ اول
از اکبر شاہ نجیب آبادی)

(بقیہ صفحہ ۶ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنسلو، مڈل سیکس (انگلستان) میں جلسہ یوم مصلح موعود

(مرتبہ مکرم چوہدری نصرت اللہ صاحب۔ جنرل سیکرٹری)

مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۸۰ء بروز اتوار بوقت چھ بجے شام جماعت احمدیہ ہنسلو کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعود ۹۷ ائی برینا روڈ کے مقام پر منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی جماعت کے صدر مکرم عبداللطیف خان صاحب نے کی۔ مکرم عبد الباسط صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم عبداللطیف صاحب (بیز لڈین روڈ) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔ جس کے بعد خاکسار (نصرت اللہ) نے گزشتہ میٹنگ کی کارروائی پڑھ کر سنائی مکرم مبشر احمد صاحب شکیل نے "حضرت مصلح موعودؓ میری نظر میں" کے عنوان پر اپنا مضمون سنایا۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے بعض اہم اور ایمان افروز واقعات سنائے اور حضور کے عظیم کارناموں، قربانیوں اور خدمت دینیہ پر روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی جو حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مصلح موعود کے ظہور کی صورت میں شان و شوکت کے ساتھ پوری ہونے والی تھی کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور ثابت کیا کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ ہیں۔ خاکسار نے پیش گوئی کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کی۔

اس کے بعد ایک طفل ظہیر احمد خان نے انگریزی زبان میں اپنے مضمون میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چلہ ہوشیارپور کے بعد مصلح موعود پیدا ہونے کی مبارک پیش گوئی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی تھی۔ مکرم مرزا عبد الشکور صاحب نے اکمل صاحب مرحوم کی ایک نظم درباره حضرت مصلح موعودؓ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد عبداللطیف خان صاحب (صدر حلقہ) نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ یہ جلسہ کسی معمولی غرض کے لئے نہیں بلکہ مصلح موعودؓ کی عظیم الشان پیش گوئی پورا ہونے کے بارے میں ہے۔

مصلح موعود کی پیش گوئی کی خبر اللہ تعالےٰ نے یہود کی کتاب طالمود کے ذریعہ دو ہزار سال سے زائد قبل دے دی تھی جس میں یہ ذکر ہے کہ آسمانی بادشاہت مسیح موعودؑ کو ملے گی اور اس کے بعد آپ کے بیٹے اور پوتے کو بھی ملے گی۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امام آخر الزمان کی آمد کا ذکر کیا ہے وہاں یہ بھی کہا ہے کہ وہ شادی کرے گا اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔ اس اولاد سے مراد آپ کی وہ مبارک اولاد مذکور ہے جو خادم دین اور اعلیٰ صفات کی حامل ہوگی اور آپ کے بعد آپ کی جانشین ہوگی۔

حضرت یحییٰ بن عقب رحمۃ اللہ علیہ پانچویں صدی اسلام میں گزرے ہیں۔ انہوں نے بھی مصلح موعود کی آمد کی پیش گوئی کی ہے اور آپ کا نام محمود تک بتایا ہے۔

اس کے بعد عبداللطیف خان صاحب نے کہا کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی اور دوسرے کئی اولیاء اللہ نے مصلح موعود کی آمد کے متعلق قبل از وقت اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اطلاع دی تھی جیسے کہ شاہ نعمت اللہ ولی نے کہا ہے کہ

دور اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

مکرم محترم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب سے پہلے اس بات کا شکر خداوندی کرتا ہوں کہ پچھلے جلسہ کی نسبت سے تقریباً ۱۸/۲۰ دوست اس میٹنگ میں زیادہ تشریف لائے ہیں مصلح موعود کی پیش گوئی مظہر الحق والعُلاء کی نسبت سے مومنین کی روز بروز ترقی ہونی چاہیئے۔ اس پیش گوئی کے مطابق اس جلسہ مصلح موعود میں احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر مصلح موعود کی پیش گوئی بذریعہ اشتہار شائع فرمائی تھی۔ اس کے بعد محترم باجوہ صاحب نے پیش گوئی کے مختلف الفاظ کی وضاحت بیان کی۔

باجوہ صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نہ صرف ایک لڑکا کے نو سال میں پیدا ہونے کی پیش گوئی کی بلکہ اُس لڑکے کی خصوصی صفات بھی بیان کیں۔ آپ نے کہا کہ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ شادی کے بعد اُس کے گھر بچہ ہوگا بھی یا نہیں؟ اور پھر اگر بچہ ہو جائے تو وہ پیش گوئی کی بیان کردہ صفات کا حامل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ پیش گوئی میں بیان کردہ تمام باتوں کا پورا ہو جانا اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ

اوّل: خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔

دوئم: دینِ اسلام برحق ہے جس کی تائید کے لئے اس پیش گوئی کا اعلان کیا گیا۔

سوئم: یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے اور راست باز ہیں

اس پیش گوئی کے بالمقابل لیکھرام (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن تھا) نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب کا سلسلہ جماعت تین سال میں درہم برہم ہو کر ختم ہو جائے گا اور کوئی لڑکا نہیں ہوگا لیکن اللہ تعالےٰ کے حکم سے تین سال کے اندر اندر لڑکا پیدا ہو گیا جو کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تھے اور لیکھرام کا انجام ایک نہایت عبرتناک شکل میں ہوا جو غضبِ الٰہی کا نشان تھا۔

محترم باجوہ صاحب نے کہا کہ پیش گوئی کے یہ الفاظ کہ — قومیں اُس سے برکت پائیں گی — اس رنگ میں پورا ہوا کہ آپ کے دَور میں تحریکِ جدید سکیم کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے ذریعہ اسلام و احمدیت کے تبلیغی مشن دنیا کے گوشے گوشے میں قائم ہوئے اور قوموں نے اس سے برکت اور ہدایت پائی۔

پیش گوئی کے الفاظ — علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا — اس رنگ میں پورے ہوئے کہ آپ نے قرآن کریم کی جو تفسیر کبیر لکھی، غیر از جماعت علماء نے بھی اس کی بہترین رنگ میں تعریف لکھی ہے جن میں علامہ نیاز فتحپوری، ایڈیٹر رسالہ نگار انڈیا اور مولانا دریا بادی ایڈیٹر اخبار صدق جدید انڈیا بھی شامل ہیں۔

آخر میں محترم باجوہ صاحب نے کہا کہ حضرت مصلح موعود کی یاد منانے کا صحیح طور پر فائدہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کے ارشادات پر پورے خلوص کے ساتھ عمل کریں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعود کی وصیت کے الفاظ سنائے اور کہا کہ ۱۹۴۷ء میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ قرآن و حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں خلافت تم میں زندہ رہے۔ تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے بن جاؤ۔

اس کے بعد عبداللطیف خان صدر حلقہ نے آئندہ سال میں ہونے والے اجتماع انصار اللہ، جلسہ سالانہ انگلستان، اجتماع خدام الاحمدیہ اور احمدی بچوں کی تربیتی کلاس جو مسجد احمدیہ لندن کی جانب منعقد ہونے والے ہیں اُن کی تاریخوں سے دوستوں کو آگاہ کیا اور کہا کہ گزشتہ ماہ پانچ دورے کئے گئے جن کے ذریعہ احمدی احباب کے گھروں پر جا کر جماعتی نظام کے قیام اور چندہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں احباب کو اہمیت واضح کی گئی تاکہ وہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس سلسلہ میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ مبشر احمد صاحب شکیل، مرزا منصور احمد صاحب سیکرٹری مال اور محترم باجوہ صاحب مبلغ مڈل سیکس کا شکریہ ادا کیا گیا کہ وہ تندہی سے جماعتی امور کی انجام دہی میں کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ احباب نے نمازِ مغرب و عشاء باجماعت ادا کیں۔

—o—

ضروری اعلان برائے لجنات

سالانہ رپورٹ اردو کارگزاری لجنات ۷۸-۷۹ء بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر جلسہ سالانہ پر شائع نہ ہو سکی تھی اب شائع ہوئی ہے۔ لجنات دفتر لجنہ مرکزیہ خط لکھ کر بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

آفس سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

(۲)

جماعت احمدیہ [illegible] ضلع سیالکوٹ	۱۰۰/۰۰ روپے
مکرم میاں فیض محمد صاحب ڈیرہ غازی خان	۱۰/۰۰ "
محترمہ صابرہ صدیقہ صاحبہ سکھر سندھ	۵۰/۰۰ "
" رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ حوالدار شیخ اسلام احمد صاحب چک ۲۱۶ ج ب ضلع فیصل آباد	۴۰/۰۰ "
" عارفہ طاہر صاحبہ اسلام آباد	۱۰/۰۰ "
" راشد محمود صاحب "	۱۰/۰۰ "
" بیگم لطیف صاحبہ پشاور چھاؤنی منجانب والد صاحب مرحوم	۲۰/۰۰ "
مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ	۱۰/۰۰ "
" منیر احمد صاحب طاہر ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد	۱۰/۰۰ "
" چوہدری شبیر اللطیف صاحب اوورسیر دارالیمن ربوہ	۱۰/۰۰ "
مکرمہ نائلہ روزی صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/۰۰ "
" عامرہ طیبہ صاحبہ " "	۱۰/۰۰ "
" شاہدہ بشریٰ صاحبہ " "	۱۰/۰۰ "
مکرم احمد محمود صاحب " "	۱۰/۰۰ "
مکرمہ مہرداراں بیگم صاحبہ زوجہ ناصر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/۰۰ "
مکرم ملک سلطان احمد صاحب پکا ٹوانہ ضلع جھنگ	۱۰/۰۰ "
" چوہدری ممتاز اللہ صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں	۱۵/۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارتی سفر

آداب تجارت:- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تجارتی سفروں نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے واقف کر دیا جو عربی اصول تجارت میں داخل ہیں۔ احادیث میں بیع و شراء سے متعلق جو ہدایات ملتی ہیں ان کے پس پشت آپ کے تاجرانہ تجربات بھی جھانکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تجارت میں دھوکہ بالکل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور سامان کو اس لئے روک نہیں رکھنا چاہیئے کہ جب اس کی قیمت بڑھ جائے گی تو اسے بیچ کر فروخت کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلے کو آگے جا کر ملنے اور سودا کر لینے سے منع فرمایا ہے تاکہ تجارتی مال بازار میں آئے اور قیمتوں میں اعتدال رہے۔ آپ نے فرمایا تجارت آپس کی رضامندی اور نقد ہونی چاہیئے۔ آپ نے بازار میں خود بخود غلہ چھپانا مکروہ قرار دیا ہے۔ سورۃ بقرہ کے نزول کے بعد آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا جب سے نیا تجارتی دیانت اور اخلاقی دیانت کا تصور ہی آپ نے ہی دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقاریر اور خطبات میں جو "مشعل راہ" کے عنوان سے ماخذ کتابی شکل میں خدام الاحمدیہ کے لئے شائع کی گئی ہے اس موضوع کو بڑے بہترین رنگ میں بیان فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آداب تجارت سکھلانے کے علاوہ تجارت کو حسنات دنیا میں شامل فرمایا ہے۔

آداب سفر:- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تجارتی سفروں کی بنا پر ہمیں آداب سفر بھی سکھائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ سفر پر جانے سے پہلے استخارہ کیا جائے سفر شروع کرنے سے پہلے دعا کی جائے سواری پر چڑھتے وقت دعا کی جائے سفر کے دوران دعائیں کی جائیں کیونکہ مسافر کی دعائیں نسبتاً زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ آپ نے بستی میں داخل ہونے، راستے میں خوفزدہ رات آنے اور بےقراری اور گھبراہٹ کے وقت کے لئے بھی دعائیں سکھلائیں۔

آپ ہمیشہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کے لئے جاتے ہیں انہیں جلدی گھر واپس آنا چاہیئے تاکہ ان کے بیوی بچوں کو تکلیف نہ ہو آپ نے واپسی پر دن کے وقت گھر میں داخل ہونے کی ہدایت فرمائی ہے۔

قبائل عرب سے تعارف:- ان سفروں کے دوران آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عرب کی مختلف اقوام سے تعارف حاصل ہوا جو بعد میں تبلیغ اسلام کے لئے آپ کے کام آیا۔

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

مقابلہ مضمون نویسی، مطالعہ کتب اور امتحان

(۱) عنوان :- "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے"
حجم :- ۷ ہزار الفاظ، نقد انعام اول، دوم اور سوم ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- ہے۔ آخری تاریخ :- ۱۵ ستمبر ہے۔

(۲) ماہ اپریل میں راز حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ کو زیر مطالعہ رکھیں۔

(۳) ۶ جون لجنہ اماء اللہ کے سالانہ مرکزی امتحان کی تاریخ کو یاد رکھیں اور تیاری کریں۔ صدر صاحبات پرچہ جات منگوانے کی تعداد سے مطلع کریں۔

(۴) انفرادی مطالعہ کتب کی رپورٹ ہر ماہ ارسال کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرمہ امۃ الوہاب صاحبہ "الضیاء" دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبداللطیف خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے پراویڈنٹ فنڈ میں مبلغ ۹۳۷۴/۱۹ روپے جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں رقم مذکور عبدالہادی خان صاحب کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) منیر حسین (۲) انیس احمد خان پسران (۳) عظمیٰ طاہر دختر۔

لہذا استدعا ہے رقم مبلغ ۹۳۷۴/۱۹ روپے عبدالہادی خان صاحب کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۲) مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب قصبہ ساہیوال ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم راجہ احمد بخش صاحب موصی ۱۴۱۲ ۱۹ وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۵/۱ واقع محلہ دارالنصر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کی وارث میری ہمشیرہ آمنہ صدیقہ صاحبہ بھی ہیں۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۱۵/۱ ہم دونوں کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چوہدری اللہ داد خان صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست ہے کہ میرے مرحوم باپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری عبدالحمید خان F ۱۰۴ ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی مکرم شرف الدین صاحب کو کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کی تکلیف ہے نیز والدہ صاحبہ کی بھی صحت خراب رہتی ہے۔ نیز خاکسار کو کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(محمد اسلم جمبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۴۲۳:-
میں زاہدہ خان صاحبہ بنت ہدایت اللہ خان صاحب قوم افغان پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلو ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از والد محترم ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- زاہدہ خان صاحبہ بنت ہدایت اللہ خان صاحب آف جلو P.O ترناب چینہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور۔
گواہ شد:- چراغ دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور۔
گواہ شد:- ہدایت اللہ صاحب والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۲۴:-
میں عامر محمود گورایا ولد محمود احمد شفیق گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عامر محمود گورایا ولد محمود احمد شفیق گورایا ساکن A-9 آفیسرز کالونی غازی روڈ لاہور چھاؤنی۔
گواہ شد:- وقار الیاس خان صاحب ولد محمد الیاس خان وصیت ۲۳۸۸۵
گواہ شد: قاسم محمود ارشد صاحب ولد کیپٹن عبدالرحمن صاحب ساکن A-41 آفیسرز کالونی غازی روڈ لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۲۴۲۵:-
میں اللہ بخش ولد چوہدری ولایت خان صاحب قوم چھینی پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۵۴ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن رکھ جھگاہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) دس ایکڑ زرعی زمین واقع رکھ جھگاہ بھیرہ ضلع سرگودھا (۲) ایک ایکڑ زرعی قابل کاشت اور تقریباً تین بیگھے دریا برد ناقابل کاشت واقع ڈھوڈیاں تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا رکھ جھگاہ کی زمین کی قیمت -/۱،۳۰،۰۰۰ ہے اس زمین کی قیمت -/۲۰،۰۰۰ روپے گورنمنٹ کو ادا کرنی ہے زمین ڈھوڈیاں کی قابل کاشت ایکڑ کی قیمت چھ ہزار روپے ہے اور ناقابل کاشت کی فی الحال کوئی قیمت نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین مذکورہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی زمین کی بشرح عام 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- اللہ بخش ولد چوہدری ولایت خان صاحب قوم چھینی رکھ جھگاہ بھیرہ P.O بھیرہ ضلع سرگودھا
گواہ شد:- عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد:- محمد حیات چھینی زعیم انصار اللہ مجلس رکھ جھگاہ بھیرہ برادر وصیت کنندہ

مسل نمبر ۲۲۴۲۶:-
میں نسیم اختر صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاس والا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی ۵ تولہ -/۱۰،۰۰۰
(۲) حق مہر پانچ صد روپیہ -/۵۰۰
(۳) سلائی مشین -/۷۰۰
(۴) ریسٹ واچ -/۳۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نسیم اختر زوجہ رشید احمد صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالرشید کلاس والا P.O خاص ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:- ڈاکٹر عبدالرشید ولد احمد دین کلاس والا ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:- مستری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کلاس والا وصیت ۱۰۸۶۸

مسل نمبر ۲۲۴۲۷:-
میں امتہ الرحمن زوجہ ملک سوار خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر -/۵۰۰ روپے وصول شدہ
(۲) نقد روپیہ -/۱۳،۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت اخراجات خورد و نوش از خاوند ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امتہ الرحمن زوجہ ملک سوار خان صاحب سردار سٹریٹ D-69 مزنگ روڈ لاہور۔
گواہ شد:- کیپٹن ہدایت علی ولد میاں محمد محسن ۱۰ علامہ اقبال روڈ لاہور۔
گواہ شد:- عبدالمنان خان ولد عبدالرحمن مرحوم ۱۲۴/۳۸ علامہ اقبال روڈ لاہور۔

درخواستِ دعا

میرے بیٹے برخوردارم یوسف سہیل شوق ایم۔اے جرنلزم واقفِ زندگی رکن ادارہ روزنامہ الفضل کا نکاح ہمراہ برخورداری چاند سلطانہ بنت سید تفضل حسین شاہ صاحب چیف انجینئر واپڈا ریٹائرڈ بہاولنگر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو ربوہ میں پڑھا تقریب اور رخصتانہ ۱۹ر فروری ۱۹۸۰ء کو بہاولنگر میں انجام پایا۔ برخوردارم کی دعوتِ ولیمہ ۲۱ر فروری ۱۹۸۰ء کو بمقام راولپنڈی منعقد ہوئی۔ سب بزرگواران اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس جوڑے کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ انہیں اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں محض اپنے فضل و کرم سے صالح، خادمِ دین، قابل اور تندرست اولاد عطا فرمائے اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار [illegible] کیپٹن ڈاکٹر [illegible] محمد احمدی ڈسٹرکٹ [illegible] ۱۰ اسول لائنز [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان

برائے

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ نمبر ۳۹۴ یہ ہے:
"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم ازکم بارہ سال ہو اور اس نے اپنے والدکی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا ہو۔ وہ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔"

اصحاب مسیح موعود علیہ السلام میں سے وہ موصیان کرام جو اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں ان کا اور ان کے متعلقین کا فرض ہے کہ وہ شرائط مذکورہ کے ثبوت فراہم کرکے موصی کی زندگی میں اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ سے بوساطت مجلس کارپرداز فیصلہ کرائیں کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے صحابیت کے دعوے پر غور نہیں ہو سکے گا پس براہ کرم جو بزرگان بھی اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں وہ یا ان کے متعلقین شرائط مذکورہ کے سلسلہ میں ثبوت بھجوائیں اور تاخیر نہ کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

رپورٹ فارم جلد بھجوائیں

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء نظارت ہذا سے ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو تمام جماعتوں کو سہ ماہی رپورٹ فارم ارسال کئے اور پندرہ روز کے اندر اندر ان کی واپسی کی تاکید کی گئی۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں نے ان کی واپسی کا اہتمام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر ان کی خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔

جماعتوں کو پھر ان کی واپسی کی تاکید کرتے ہوئے امید کی جاتی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ فارموں کی واپسی میں اب مزید تاخیر نہیں ہوگی۔

براہ کرم جلد از جلد مرسلہ فارم نظارت ہذا کو واپس بھجوائیں فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب ناظر اعلیٰ)

ولادت

مورخہ ۲۹ مارچ برادرم مکرم سلیم الدین صاحب عباسی قائد مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "نور الدین" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم امین الدین صاحب عباسی مرحوم کا پوتا ہے۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازئ عمر عطا کرے۔ اور دین کا خادم بنائے آمین۔ عبدالرشید بھاٹی معتمد و ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی

درخواست دعا

میرے خسر ۹ کو میری بیوی کو ساتھ لے کر گھوڑے پر گوجرہ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے گھوڑا تو مر گیا۔ میری بیوی کو چوٹیں آئیں احباب میری بیوی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالعزیز خادم مسجد گوجرانوالہ شہر

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس طالبات

انشاءاللہ اس سال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۲۳ جون سے شروع ہوگی۔ یہ کلاس پندرہ روزہ ہوگی۔ ۲۲ جون تک تمام طالبات کا پہنچنا ضروری ہے۔ ہر لجنہ سے کم از کم ایک طالبہ کا آنا ضروری ہے۔ کلاس میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک ہے۔ لیکن دیہات سے مڈل پاس طالبات کو بھی اجازت کے ساتھ لیا جا سکتا ہے۔ ہر لجنہ آنے سے قبل آنے والی بچیوں کی صحیح تعداد سے مطلع کریں۔ ہر بچی اپنے ساتھ قرآن مجید۔ قلم دوات۔ ایک دو کاپیاں موسم کے مطابق بستر ایک پلیٹ چمچہ گلاس۔ پرچ پیالی ساتھ لے کر آئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۳۰ اپریل / شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل / شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم تیس ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر الفضل)

ضروری اعلان۔ احباب متوجہ ہوں

مورخہ ۶ تا ۸ رمئی ۱۹۸۰ء بروز منگل بدھ۔ جمعرات کو مکرم حکیم انوار جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے قائم ہونے والے واحد ادارہ "دواخانہ حکیم نظام جان" کے نگران اور حضرت حکیم نظام جان کے صاحبزادہ ہیں اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ ۷½ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود میں ضرورت مند مریضوں اور خواہش مندوں کو مشورہ دیں گے۔

گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیے

پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود ربوہ

(فون نمبر ۴۰۶ سے معلومات حاصل کریں)

دانتوں کے امراض کا علاج

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت	۱۵/- روپے
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	"	۱۵/- "
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	"	۱۵/- "
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	"	۲/- "

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷ / ۶۰۶

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

شہود دواخانہ رجسٹرڈ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

• گوجرانوالہ — چوک گھنٹہ گھر

• ربوہ بالمقابل ایوان محمود

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴